صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 26 فروری 2016ء

روزنامہ

(1913ء سے جاری شدہ)

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 26 فروری 2016ء 17 جمادی الاول 1437 ہجری 26 تبلیغ 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 47

میری نصرت کیجئے

یا الٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے
کام ہیں لاکھوں مگر ہے زندگی مثل حباب
کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب
میں ہوں خالی ہاتھ مجھ کو یونہی جانے دیجئے
شاہ ہو کر آپ کیا لیں گے فقیروں سے حساب

(حضرت مصلح موعود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق وصفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اول دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلۂ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ وریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح جس کو شعلۂ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صد ہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ منجملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے۔ اور ایک ربانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔ اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے اور اس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں اور ربانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ (الفضل 11 جنوری 2010)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔“ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

علمی سیمینار

نظارت تعلیم کے تحت Gravitational Waves -Completion of a giant leap کے موضوع پر سیمینار مورخہ 29 فروری 2016ء کو ہوگا۔ اس سیمینار میں شمولیت کے خواہشمند احباب و خواتین جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 28 فروری 2016ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Email:registration@njc.edu.pk

Tel:0476212473 Mob:03339791321

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق (13)

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

کینیا میں احمدیہ مشن کا آغاز 1934ء

دور اول میں دین حق مشرقی افریقہ میں عرب تاجروں کے ذریعہ آیا۔ عرب تجارت بھی کرتے تھے اور دین حق بھی پھیلاتے تھے۔ انہوں نے یہاں شادیاں بھی کیں۔ ان کے بچوں کو سواحیلی کہا جاتا تھا۔ 1840ء میں یہاں عیسائیوں نے مشن قائم کر کے ان لوگوں کو عیسائی بنانا شروع کیا۔ احمدیت کا پیغام ان علاقوں میں 1896ء میں پہنچا۔

1896ء کے آغاز کی بات ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے دو رفیق حضرت منشی محمد افضل صاحب اور حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب یوگینڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر کینیا کالونی کی بندرگاہ ممباسہ پہنچے۔ یہ سب سے پہلے احمدی تھے جنہوں نے مشرقی افریقہ کے ساحل پر قدم رکھا۔ اسی سال حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب گوڑیانوی (ملٹری میں) شیخ محمد بخش صاحب ساکن کڑیانوالہ ضلع گجرات (بعہدہ ہیڈ جمعداری) حضرت شیخ نور احمد صاحب جالندھری اور حضرت شیخ حامد علی صاحب، حضرت حافظ محمد اسحٰق صاحب اور ان کے بھائی میاں قطب الدین صاحب ساکن بھیرہ بھی یوگینڈا ریلوے کے ملازم کی حیثیت سے وارد ممباسہ ہوئے اور مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی داغ بیل پڑی۔ (الحکم 10/اپریل 1901ء ص 16,15)

مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب کی کوششوں سے پانچ دوسرے ڈاکٹروں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت منشی محمد افضل صاحب اور حضرت شیخ نور احمد صاحب مسلسل اشاعت احمدیت میں مصروف رہے اور کئی لوگوں کو حلقہ بگوش احمدیت کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے ایک نمایاں نام ڈاکٹر عبداللہ صاحب کا بھی ہے جن کی سعی بلیغ کے نتیجہ میں میرو (Meru) میں مخلصین کی ایک جماعت قائم ہوگئی۔ حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب ممباسہ کے کلنڈینی (Kilindini) ہسپتال میں کام کرتے تھے۔ یہ ہسپتال ان دنوں مشرقی افریقہ میں اشاعت احمدیت کا ایک مرکز بن گیا تھا۔ جہاں باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس ہوتا اور قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود کا درس دیا جاتا۔

(الحکم 10/اپریل 1901ء ص 14۔ البدر 16 فروری 1904ء ص 7)

سیدنا حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں بیرونی ممالک کے لحاظ سے مشرقی افریقہ کی احمدیہ جماعت سب سے پہلی اور سب سے بڑی جماعت تھی جس نے شروع سے ہی سلسلہ کی مالی قربانیوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (الحکم 10/اپریل 1901ء)

خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں کینیا کالونی کے علاقہ میں ہندوستانی احمدیوں کی آمد کا سلسلہ زور پکڑ گیا اور اشاعت احمدیت کی کوششوں کا دائرہ بھی وسیع ہو گیا۔

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کینیا کے پہلے مرکزی داعی الی اللہ تھے۔ جو 1934ء میں وہاں پہنچے۔ جنہوں نے انتہائی جدوجہد، محنت اور کوشش سے نہ صرف احمدیت کو وہاں مضبوط کیا بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے یادگار لٹریچر بھی پیدا کیا۔ محترم شیخ صاحب نے اشاعت کے عام طریقوں کے علاوہ سکولوں میں بھی جا کر پڑھانا شروع کیا۔ جس کا بہت اچھا اثر معاشرہ پر ہوا۔ اس کے علاوہ آپ مقامی اخبارات میں مضامین بھی لکھتے۔ کتب تقسیم کرتے، خطوط تحریر فرماتے۔ بلند پایہ شخصیتوں کی دعوتیں کرتے۔ مناظروں کے علاوہ جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کرتے، ریڈیو سے تقاریر، ...... مجالس کا قیام، یوم دعوت الی اللہ وغیرہ، نیز غیروں کی مذہبی کانفرنسوں میں بھی تشریف لے جاتے۔ یعنی نشر و اشاعت کے لئے ہر ذریعہ استعمال کرتے۔

سواحیلی ترجمہ قرآن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک تراجم قرآن کریم کے ماتحت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے نومبر 1936ء میں قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کا مقدس کام شروع کیا۔ محترم شیخ امری عبیدی صاحب اور مکرم مولوی محمد منور صاحب نے مکرم شیخ صاحب کے ساتھ مل کر گرانقدر کام کیا۔ 1953ء میں یہ ترجمہ پہلی بار دس ہزار کی تعداد میں چھپا۔ اس ترجمہ کو وہاں بہت پذیرائی ملی اور تاریک دل منور ہونے لگے۔

کینیا اور اس کا ماحول

ڈاکٹر بلی گراہم کو روحانی مقابلہ کا چیلنج

ڈاکٹر بلی گراہم عیسائیت کے مشہور مناد تھے جو 1961ء میں امریکہ سے افریقہ کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوئے۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ڈاکٹر کے نام خط لکھا اور انہیں روحانی مقابلہ کے لئے بلایا۔ کہ آئیے تیس مریض جو لاعلاج ہوں۔ آپس میں تقسیم کر کے 15,15 لے لیتے ہیں۔ پھر ہم اپنے خداوند کریم سے دعا کریں گے آپ اپنے خداوند یسوع مسیح سے دعا کریں۔ دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ کون سا مذہب زندہ ہے اور خدا مقابلہ میں کس کی دعا کو پذیرائی بخشتا ہے۔ ملکی اخبارات نے اس چیلنج کا خوب چرچا کیا۔ مگر ڈاکٹر بلی گراہم نے یہ چیلنج قبول نہ کیا۔

ہٹسن (امریکہ) کی رائس یونیورسٹی کے پروفیسر عمرانیات جناب ولیم مارٹن (William Martin) مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کے چیلنج اور بلی گراہم کے واضح گریز کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

”کینیا میں ایسٹ افریقہ احمدیہ...... مشن کے سربراہ مولانا شیخ مبارک احمد نے ایسا زبردست چیلنج دیا۔ اپنے خط میں احمدی لیڈر نے گراہم کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ تیس مریض لئے جائیں جن میں دس یورپین ہوں، دس ایشین اور دس افریقن، ان مریضوں کے بارے کینیا کے ڈائریکٹر آف میڈیکل سروسز کی تصدیق ہو کہ یہ سب طبی لحاظ سے لاعلاج ہیں۔ یہ مریض بذریعہ قرعہ اندازی۔ برابر تقسیم کر دیئے جائیں پھر ہر دو اپنے اپنے چند ساتھیوں سمیت اپنے حصے کے مریضوں کی شفایابی کے لئے خدا سے دعا کریں تاکہ فیصلہ ہو کہ خدا کا فضل اور رحم کس کے ساتھ ہے اور کون محروم ہے ...... مگر گراہم نے چیلنج قبول نہ کیا“۔

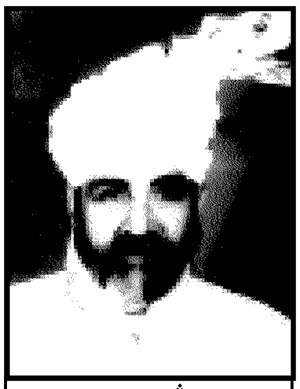

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا مختصر تعارف

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب 10/اکتوبر 1910ء میں شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ محمد دین تھا۔ آپ کے والد نے 1907ء میں غلامیٔ احمد میں آنے کی سعادت پائی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ دینی تعلیم کے حصول کے بعد آپ کی سب سے پہلی تقرری لدھیانہ میں ہوئی۔ مقدمہ بہاولپور میں آپ کو علماء سلسلہ کی معاونت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کشمیر کے علاوہ بھی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں خدمت کی توفیق پائی۔

1934ء میں جماعت نیروبی کے مطالبہ پر کہ یہاں مرکزی مشنری بھجوایا جائے آپ کو نیروبی جانے کا ارشاد ہوا۔ آپ 27 سال مشرقی افریقہ رہے۔ اس وقت مشرقی افریقہ کینیا کالونی، یوگینڈا اور ٹانگانیکا اور زنجبار کے علاقوں پر مشتمل تھا۔ آپ مرکز کی طرف سے سارے مشرقی افریقہ کے امیر اور رئیس دعوت الی اللہ تھے۔ مشرقی افریقہ میں آپ نے عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کو دعا کا چیلنج دیا۔ مگر وہ فرار ہو گیا اور چیلنج قبول نہ کیا۔ 1960ء میں آپ کو حج کی توفیق عطا ہوئی۔ 5 مئی 1962ء کو آپ واپس ربوہ تشریف لائے۔ ربوہ میں آپ کو ممبر مجلس افتاء، ممبر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان، سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن، سیکرٹری حدیقۃ المبشرین، ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن جیسے اہم شعبوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1979ء میں آپ کی تقرری انگلستان کے لئے کر دی گئی۔ 1983ء کو آپ اشاعت احمدیہ کے لئے امریکہ تشریف لے گئے۔ جہاں 1991ء تک مصروف خدمت رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلسل 60 سال مختلف انداز اور مختلف رنگ میں سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے 25 کے قریب مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں کتب تصنیف فرمائیں۔ آخر خدا کا یہ بندہ 10 مئی 2001ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حضرت مسیح موعود کی جماعت پر احسان ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورت بھی نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جانے والی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بعض عورتوں نے نیکی ،تقویٰ اور قربانیوں کے مَردوں سے بھی زیادہ اچھے اور اونچے معیار قائم کئے اور ایسی مثالیں قائم کیں جو سنہری حروف میں لکھی جانے والی ہیں۔

عورتوں کے ذوق وشوق عبادت، دینی غیرت، مصائب وشدائد پر صبر واستقامت، جرأت وبہادری، مالی قربانی، دعوت الی اللہ اور راہِ مولا میں قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقع پر 28 جولائی 2007ء بروز ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

(قسط اول)

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ، سورۃ العنکبوت آیت 70، سورۃ الحج آیت 36 اور سورۃ البقرہ آیت 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ حضرت مسیح موعود کی جماعت پر احسان ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورت بھی نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جانے والی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بعض عورتوں نے نیکی، تقویٰ اور قربانیوں کے مردوں سے بھی زیادہ اچھے اور اونچے معیار قائم کئے اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کیں جو سنہری حروف میں لکھی جانے والی ہیں۔ جیسا کہ قرون اولیٰ کی عورتوں نے ایسی مثالیں قائم کی تھیں جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

یہ آیات جو میں نے پہلے تلاوت کی ہیں ان میں پہلی آیت سورۃ العنکبوت کی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ’’وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں، ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے‘‘۔

تو یہ ہے خلاصہ اُن لوگوں کا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں کہ جہاد کا تعلق صرف تلوار سے نہیں ہے بلکہ اصل چیز ہے کوشش کرکے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جانا۔ پھر اللہ تعالیٰ بھی راہنمائی فرماتا ہے، ان کی خواہشات پوری کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے، اس کے راستے میں قربانیاں دینے سے، اس کے اور اس کے رسولؐ کے احکامات پر عمل کرکے اس کی راہیں اختیار کی جاسکتی ہیں۔ پس یہ آج جو جہاد ہے جو ہر احمدی کر رہا ہے، یہی جہاد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی احمدی عورت کسی طرح بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں پیچھے نہیں ہے۔

پھر جو میں نے دوسری آیت تلاوت کی سورۃ حج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو، صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں‘‘۔

یہ جو آیت میں نے پڑھی اس سے پہلی آیت جو ہے اس کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے عاجزی کرنے والوں کو بشارت دی ہے اور پھر جیسا کہ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یہ بشارت ان لوگوں کو دی گئی ہے جو اللہ کا ذکر بلند کرنے والے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کے خوف سے پُر ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی سختیاں جھیلتے ہیں اور اس پر انتہائی بشاشت سے صبر کرتے ہیں۔ اور یہ بشارت والے وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازیں وقت پر پڑھتے ہیں، اللہ کے عبادت گزار ہیں۔ اور چوتھی بات یہ کہ یہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ دین کی ضروریات کے لئے اگر ضرورت پڑے تو بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے اگر کہا جائے تو وہاں بھی خرچ کرتے ہیں۔ یعنی اللہ کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں، اللہ کے دین کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں۔ پس یہ لوگ ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کی بشارت پانے والے ہیں۔

اور پھر تیسری آیت جو میں نے پڑھی وہ سورۃ بقرہ کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے، ثباتِ قدم دکھاتے ہوئے اگر قتل بھی ہو جائیں تو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ لوگ جنہوں نے اپنی جان دی ہے وہ مُردہ نہیں ہیں، مر نہیں گئے بلکہ ایک اُخروی زندگی پانے والے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق وہ جنتوں کے وارث بنیں گے۔ یہ احساس جس قوم میں پیدا ہو جائے کہ میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے، وہ قوم مرا نہیں کرتی بلکہ اس کے ہر فرد کی قربانی ہزاروں قربانیوں کے بیج بوتی ہے۔..................

آج مَیں نے تاریخ سے کچھ واقعات لئے ہیں ...... یہ ہمیں احساس دلاتے ہیں کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانیاں دینی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا قربانیوں سے ہی حاصل ہوگی۔

پہلی مثال جو مَیں نے لی ہے، وہ یہ ہے کہ دعاؤں کی طرف کس طرح شغف ہوتا تھا۔ حضرت جویریہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ ایک دن صبح کو مسجد میں جاکر دعا کر رہی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور دیکھتے ہوئے چلے گئے۔ دوپہر کے وقت آئے تو تب بھی ان کو اسی حالت میں پایا۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب منہ حدیث 3555 دارالمعرفہ، بیروت 2002ء)

تو یہ تھیں وہ عابدات جو عبادتوں میں اس طرح مشغول ہوتی تھیں کہ صبح سے دوپہر ہو جاتی تھی۔

پھر اوائل اسلام میں ایک مثال ہے کہ اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا مسلمان ہوئیں۔ ان کی اسلام سے محبت اس قدر شدید تھی کہ ان کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے خاوند مالک چونکہ اپنے آبائی مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے اور حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا تبدیلی مذہب پر اصرار کرتی تھیں اس لئے دونوں میں کشیدگی پیدا ہوگئی اور مالک ناراض ہوکر شام چلے گئے اور وہیں انتقال کیا۔ ابوطلحہ نے جو اسی قبیلے کے تھے اُمِّ سُلیم سے نکاح کا پیغام دیا۔ تو اُمِّ سلیمؓ نے اسی عذر کی وجہ سے کہ ابوطلحہ بھی مسلمان نہیں تھے رشتے سے انکار کر دیا۔ یعنی ابوطلحہ چونکہ مشرک تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ میں تو رشتہ نہیں کرسکتی کیونکہ میرے پہلے خاوند سے جھگڑے کی یہی وجہ تھی۔ تو انہوں نے کہا اگر تم اسلام قبول کرلو تو یہی میرا حق مہر ہوگا اس کے علاوہ کوئی مہر نہیں مانگوں گی۔

(اسد الغابہ، جزء6، صفحہ 355-356، ام سلیم بنت ملحان 7471، دارالفکر بیروت 2003ء)

تو یہ تھے ان لوگوں کے نمونے جو آج بھی ہمارے سامنے مشعلِ راہ ہیں۔ بعض اس بات کو محسوس نہیں کرتیں کہ مذہب سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مذہب کا ہمیشہ ایک احمدی لڑکی کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ میں احمدی ہوں اور اگر میں کہیں باہر رشتہ کرتی ہوں تو میری آنے والی نسل جو ہے اس میں بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے۔ اور میرے مذہب میں بھی بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ دوسرے گھر میں جاکر، ایک غیر مذہب میں جاکر میں ان کے زیرِ اثر آسکتی ہوں۔ تو یہ ایسی چیزیں ہیں جو آج بھی ہمارے لئے مثال ہیں۔

پھر اُمّ المومنین حضرت اُمِّ حبیبہؓ کا ایک غیرتِ ایمانی کا واقعہ ہے۔ امام زُہری روایت کرتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل ابوسفیان مدینہ آئے۔ وہ صلح حدیبیہ کی مدّت بڑھانا چاہتے تھے۔ وہ اپنی بیٹی اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گئے اور بستر پر جاکر بیٹھنے لگے اور وہ بستر تھا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھا کرتے تھے۔ تو حضرت اُمِّ حبیبہؓ نے بستر لپیٹ دیا کہ ابوسفیان اس پر نہ بیٹھیں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ بیٹی! تم نے اس بستر کو مجھ پر ترجیح دی ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ یہ بستر ایسا پاک ہے کہ میں اس پر بیٹھنے کے لائق نہیں۔ اس پر حضرت اُمِّ حبیبہؓ نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، مقدس بستر ہے اور تم ایک ناپاک مشرک شخص ہو۔ گو میرے باپ ہو لیکن تمہارا وہ مقام نہیں کہ اس بستر پر بیٹھ سکو۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جزء8 صفحہ 142، رملۃ بنت ابی سفیان 11191، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

پھر تکالیف کس طرح برداشت کرتی تھیں۔ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسولِ کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے ہجرت کے لئے روانہ ہونے کے بعد قریش کا ایک وفد ہماری طرف آیا جن میں ابوجہل بھی شامل تھا۔ تو جب وہ دروازے پر آئے تو میں ان کی طرف نکلی۔ انہوں نے پوچھا کہ تیرا باپ ابوبکر کہاں ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں نہیں جانتی۔ حضرت اسماء کہتی ہیں کہ ابوجہل جو کہ بدگو اور خبیث تھا، اس نے میرے

گال پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ میرے کان کی بالی بھی اس میں سے نکل کر دور جا پڑی۔

(السیرة النبویۃ لابن ہشام، باب ہجرة الرسول ﷺ صفحہ 344، دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

تو یہ تکلیفیں شروع میں برداشت کرنی پڑیں۔ یہ تو ہلکی سی تکلیف ہے، آگے واقعات آئیں گے کہ کس طرح تکلیفیں برداشت کرتی تھیں۔

پھر قریش کے خاندان بنوعدی کی ایک شاخ بنی مؤمل کی لونڈی تھی حضرت لبینہؓ۔ بعد بعثت کے ابتدائی سالوں میں ان کو اسلام میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب اپنے اسلام لانے سے پہلے اتنے برافروختہ ہوئے کہ ان کو روزانہ زدوکوب کیا کرتے تھے۔ جب مارتے تھک جاتے تھے تو کہتے تھے کہ اب میں تھک گیا ہوں اس لئے تجھے چھوڑا ہے اور اب بھی اس نئے دین کو یعنی اسلام کو ترک کردے، نہیں تو جب دوبارہ میری طاقت بحال ہوگی پھر ماروں گا۔ وہ جواب میں کہتیں کہ ہرگز نہیں، تو جتنا ظلم ڈھا سکتا ہے ڈھالے۔ میں یہی کہوں گی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کرے۔ بالآخر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں خرید کر آزاد کروایا۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 248، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

حضرت صفیہؓ نے حضرت زبیرؓ کی تربیت بڑے عمدہ طریق پر کی۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا یہ بیٹا بڑا ہو کر ایک نڈر اور بہادر سپاہی بنے۔ چنانچہ وہ حضرت زبیرؓ سے سخت محنت اور مشقت کے کام لیتی تھیں۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 163)

آج واقفینِ نَو کی جو مائیں ہیں ان کے لئے بھی یہ مشعلِ راہ ہے۔ بجائے اس کے کہ ناجائز ضروریات پوری کر کے، اپنے بچوں کے نخرے برداشت کر کے ان کو ایسی عادت ڈالیں کہ اُن کو سہل پسندی کی عادت پڑ جائے، ان کو سختی کی عادت ڈالیں۔ یہ تربیت ہے جو آپ نے واقفین نو کی کرنی ہے تا کہ جب وہ میدانِ عمل میں آئیں تو ہر آزمائش پر، ہر مشکل پر وہ ایک چٹان بن کر کھڑے ہو جائیں اور کبھی ان کا دل کسی مشکل کو دیکھ کر اور کسی مصیبت کو دیکھ کر ان کو کمزوری کی طرف لے جانے والا نہ ہو۔

پھر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارہ میں آتا ہے کہ جب انہوں نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ ہجرت کی جن کا مَیں نے پہلے واقعہ سنایا تو غزوۂ اُحد میں جب مسلمانوں نے شکست کھائی تو وہ مدینہ سے نکلیں، صحابہ سے عتاب آمیز لہجے میں کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چل دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو حضرت زبیرؓ کو بلا کر ارشاد کیا کہ حمزہ کی لاش نہ دیکھنے پائیں۔ حضرت زبیرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنایا تو بولیں کہ مَیں اپنے بھائی کے ساتھ جو سلوک ہوا اس کی لاش کے ساتھ جو ماجرا ہوا وہ تو مَیں سن چکی ہوں لیکن خدا کی راہ میں یہ تو کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ یہ نہ فکر کرو کہ اس کو دیکھ کر میرا دل دُکھے گا اور میں برداشت نہیں کرسکوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کو لاش دیکھنے کی اجازت دیدی اور وہ لاش کے پاس گئیں۔ بھائی کے بکھرے ہوئے ٹکڑے دیکھے لیکن اِنَّا لِلّٰہ...... کہہ کر چپ ہوگئیں اور مغفرت کی دعا کی۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 166)

پھر بنی دینار کی انصاری خاتون کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار محبت کا اظہار ہے۔ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد سے واپسی پر بنو دینار کی ایسی عورت کے پاس سے گزرے جس کا خاوند، بھائی اور والد جنگِ اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے اور شہید ہوگئے تھے۔ جب صحابہ نے ان کی وفات کی اطلاع دی تو کہنے لگیں کہ مجھے یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: اے اُمِّ فلاں وہ خیروعافیت سے ہیں۔ الحمدللہ وہ اس حال میں ہیں جو تو سننا پسند کرتی ہے۔ وہ کہنے لگی مجھے انہیں دکھاؤ تا کہ مَیں خود دیکھ لوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر اس نے اشارہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلاں جگہ ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھ لیا تو کہنے لگی "کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ" کہ اگر آپ بخیریت ہیں تو پھر ہر مصیبت معمولی ہے۔

(السیرة النبویۃ لابن ہشام، باب شان عاصم بن ثابت صفحہ 545 دارالکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت مصلح موعود اس تاریخ کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے میدان سے واپس تشریف لائے تو مدینہ کی عورتیں اور بچے شہر سے باہر استقبال کے لئے آئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی باگ ایک پرانے اور بہادر انصاری صحابی سعد بن معاذؓ نے پکڑی ہوئی تھی اور فخر سے آگے آگے چل رہے تھے۔ شہر کے پاس اُنہیں اپنی بڑھیا ماں نظر آئی جس کی نظر کمزور ہو چکی تھی اور اُحد کی جنگ میں اُن کا ایک بیٹا بھی مارا گیا تھا تو وہ بھی عورتوں کے آگے کھڑی تھیں اور یہ معلوم کرنے کے لئے دیکھ رہی تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ تو ان کے بیٹے سعدؓ بن معاذ نے سمجھا کہ میری ماں کو اپنے بیٹے کا بھی غم ہوگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر انہوں نے کہا کہ ان کی تسلی کے لئے کچھ الفاظ کہہ دیں، ان کو حوصلہ دلائیں اور تسلی دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بی بی! بڑا افسوس ہے کہ تیرا لڑکا اس جنگ میں شہید ہوگیا ہے۔ بڑھیا کی نظر کمزور تھی اس لئے وہ آپؐ کے چہرہ کو نہ دیکھ سکی، وہ ادھر اُدھر دیکھتی رہی۔ آخر کار اس کی نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ٹک گئی۔ وہ آپؐ کے قریب آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں نے آپؐ کو سلامت دیکھ لیا تو آپ سمجھیں کہ مَیں نے مصیبت کو بھون کر کھالیا۔

(الازہار لذوات الخمار حصہ دوم صفحہ 174 مطبوعہ قادیان)

پھر صبر کی ایک اَور مثال۔ ایک دفعہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ سیدۃ النساء اونٹ کی کھال کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ کھال کا بڑا موٹا سا لباس ہے اور اس میں تیرہ پیوند لگے ہوئے ہیں۔ آج ہمیں شکرگزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات کیے ہوئے ہیں کہ جب اعلیٰ سے اعلیٰ لباس ہم پہن سکتے ہیں" اور آٹا گوندھ رہی ہیں اور زبان پر کلام اللہ کا وِرد جاری ہے۔ حضورؐ یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے"۔ آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ اور فرمایا: فاطمہ! دنیا کی تکلیف کا صبر سے خاتمہ کر اور آخرت کی دائمی مسرت کا انتظار کر، اللہ تمہیں نیک اجر دے گا۔

(تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 135، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

اس کے بعد ایک اَور مثال ہے۔ کس طرح یہ مشعلِ راہ ہے آجکل کی ان عورتوں کے لئے بھی، ان بیویوں کے لئے بھی جو خاوندوں سے ناجائز مطالبات کرتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے۔ حضرت فاطمہؓ سے کچھ کھانے کو مانگا کہ کچھ کھانے کو دو۔ تو آپؓ نے بتایا کہ آج تیسرا دن ہے گھر میں جَو کا ایک دانہ تک نہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے فاطمہ! مجھ سے تم نے ذکر کیوں نہیں کیا کہ مَیں کوئی انتظام کرتا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میرے باپ نے رخصتی کے وقت نصیحت کی تھی کہ مَیں کبھی سوال کر کے آپ کو شرمندہ نہ کروں۔ یہ نہ ہو کہ آپ کے حالات ایسے ہوں اور مَیں سوال کروں اور وہ میری خواہش پوری نہ ہو سکے اور اس کی وجہ سے آپ پر بوجھ پڑے یا قرض لے کر پورا کریں یا ویسے دل میں ایک پریشانی پیدا ہو کہ مَیں اس کی خواہش پوری نہیں کرسکا۔ (ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 136، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

تو یہ ایک ایسی بات ہے جو ہر عورت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہر اس عورت کے لئے جو خاوندوں سے ناجائز مطالبات کرتی ہے۔

پھر صبر کی ایک اَور مثال ہے۔ علامہ ابن سعد نے طبقات میں بیان کیا ہے کہ حضرت اُمِّ شریک نے اسلام قبول کیا تو ان کے مشرک عزیز واقارب جو تھے وہ اُن کو دھوپ میں کھڑا کر دیا کرتے تھے اور ان کو اس حالت میں روٹی کے ساتھ شہد کھلاتے تھے تا کہ زیادہ گرمی لگے، حلق خشک ہو اور پھر پانی نہیں دیتے تھے۔ جب اس طرح تین دن گزر گئے تو مشرکین نے کہا کہ جو دین تم نے اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ وہ تین دن رات کی جو فاقہ کشی تھی اس سے بالکل بدحواس ہوگئی تھیں۔ مشرکین کی بات کا مطلب نہیں سمجھیں۔ جب ان لوگوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا تو وہ سمجھ گئیں کہ یہ لوگ مجھ سے توحید کا انکار کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ فوراً بولیں خدا کی قسم! میں تو اسی عقیدے پر قائم ہوں۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 243)

یہ نہیں کہ صرف خود ہی انہوں نے اسلام قبول کرلیا بلکہ ان کے متعلق آتا ہے کہ نہایت سرگرمی سے قریش کی عورتوں کو بھی اسلام کی دعوت دیا کرتی تھیں اور کوئی کسی قسم کی سختی ان کو اس کام سے نہیں روک سکی جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے سپرد کیا تھا اور جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا۔

پھر حضرت اُمِّ عُبَیسؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ایک لونڈی تھیں اور ابتدائی مسلمانوں میں سے تھیں اور اسلام لانے کی وجہ سے مکّہ کا مشرک رئیس اسود بن عبد یغوث ان پر بے پناہ ظلم کیا کرتا تھا لیکن وہ کسی صورت میں اسلام سے منحرف نہیں ہوتی تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں خرید کر آزاد کیا۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 249)

پھر حضرت سمیہؓ اُمِّ عمار بن یاسر کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کا نمبر اسلام قبول کرنے والوں میں ساتواں تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد کچھ دن اطمینان سے گزرے تھے کہ قریش کا ظلم و ستم شروع ہوگیا اور بتدریج بڑھتا چلا گیا۔ چنانچہ جو شخص جس مسلمان پر قابو پاتا تھا، طرح طرح کی دردناک تکلیفیں اسے دیتا تھا۔ حضرت سمیہؓ کو بھی ان کے خاندان نے شرک پہ مجبور کیا لیکن وہ اپنے عقیدے پر نہایت شدت سے قائم رہیں۔ جس کا صلہ یہ ملا کہ مشرکین ان کو مکّہ کی جلتی اور تپتی ریت پر لوہے کی زرہ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گزرتے تو یہ حالت دیکھ کر فرماتے: آلِ یاسر صبر کرو، اس کے عوض تمہارے لئے جنت ہے۔ اور ابوجہل نے ایک دن ان کو ایک نیزہ مار کر شہید کردیا۔

(اسد الغابہ جزء 6 صفحہ 156-155 باب سمیہ ام عمار دارالفکر بیروت 2003ء)

حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کے بارہ میں آتا ہے کہ آپ اپنے خاوند سعید بن زیدؓ کے ساتھ مسلمان ہوئیں۔ یہ اوائل اسلام کا واقعہ ہے۔ ان کے کچھ دنوں کے بعد ان کے بھائی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے جو کہ دراصل اُنہی کی وجہ سے مسلمان ہوئے تھے۔ بڑا مشہور واقعہ ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت حمزہؓ کے مسلمان ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قتل کے ارادہ سے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک صحابی سے ملاقات ہوئی۔ اس سے پوچھا کہ کیا تم نے آبائی مذہب چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب اختیار کرلیا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں لیکن پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہارے بہن اور بہنوئی نے بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب قبول کرلیا ہے۔ حضرت عمر سیدھے بہن کے گھر پہنچے۔ دروازہ بند تھا اور وہ قرآن پڑھ رہی تھیں۔ ان کی آہٹ پا کر چھپ گئیں

اور قرآن کے جو اجزاء تھے، صفحے تھے اور کتاب کی صورت میں تو ہوتا نہیں تھا، مختلف جگہوں پر لکھا ہوتا تھا، ان کو چھپا دیا۔ لیکن آواز حضرت عمر کے کان میں پڑ چکی تھی۔ پوچھا یہ کیا آواز تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سن چکا ہوں کہ تم دونوں مرتد ہو گئے ہو۔ یہ کہہ کر بہنوئی سے لڑنے لگے۔ اُس کا گریبان پکڑا۔ حضرت فاطمہؓ بچانے کے لئے آگے آئیں تو اُن کو بھی مارا اور بال پکڑ کر گھسیٹے۔ اور اس قدر مارا کہ ان کا بدن لہولہان ہو گیا۔ اس کی مختلف روایتیں ہیں کہ ناک سے خون بہہ گیا، جب مکا مارا۔ تو بہرحال اس روایت میں یہ ہے کہ اس حالت میں حضرت عمر کی بہن کے منہ سے نکلا کہ عمر! جو ہو سکتا ہے کر لو لیکن اب اسلام ہمارے دل سے نہیں نکل سکتا۔ ان الفاظ نے حضرت عمر کے دل پر ایک خاص اثر کیا۔ بہن کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھا۔ زخمی تو بہن پہلے ہی تھیں، دل نرم ہو رہا تھا۔ اُن کے بدن سے خون جاری تھا، یہ دیکھ کر اور بھی رقت پیدا ہوئی۔ فرمایا کہ تم لوگ جو پڑھ رہے تھے مجھ کو بھی سناؤ۔ حضرت فاطمہ نے قرآن کے اجزاء لا کر سامنے رکھ دیئے۔ حضرت عمر اُن کو پڑھتے جاتے تھے اور ان پر رعب طاری ہوتا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک آیت پر پہنچ کر پکار اٹھے کہ اَشْھَدُ ....

(اسد الغابہ جلد 6 صفحہ 223 باب فاطمۃ بنت الخطاب دار الفکر بیروت 2003ء۔ جلد 3 صفحہ 644-643 باب عمر بن الخطاب) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جزء 8 صفحہ 271 باب فاطمۃ بنت الخطاب، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

پھر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عبدالمطلب کے بارے میں آتا ہے کہ غزوۂ اُحد کی طرح غزوہ خندق میں بھی انہوں نے نہایت ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا۔ اور انصار کے قلعوں میں سب سے زیادہ مستحکم جو قلعہ تھا یہ بنوقریظہ کی آبادی سے ملا ہوا تھا۔ اُس کی حفاظت کے لئے حضرت حسانؓ کو متعین کیا گیا۔ یہ ایک شاعر تھے۔ یہود نے یہ دیکھ کر کہ تمام جمعیت یعنی مسلمانوں کی تمام جو طاقت ہے اور تمام مسلمان لوگ ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف ہیں تو اُس طرف سے جو محفوظ جگہ تھی قلعے پر حملہ کر دیا اور قلعے کے پھاٹک تک پہنچنے کا موقع ڈھونڈ رہا تھا تو حضرت صفیہؓ نے دیکھ لیا اور حضرت حسان سے کہا کہ اُتر کر قتل کر دو ورنہ یہ دشمنوں کو جا کر پتہ دے دے گا۔ کیونکہ مدینہ کا وہ حصہ کمزور تھا۔ حضرت حسانؓ نے معذوری ظاہر کی۔ حضرت صفیہؓ نے خیمے کی ایک چوب اکھاڑ لی اور اُتر کر یہودی کے سر پر اس زور سے ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ حضرت صفیہ چلی آئیں اور حسان سے کہا کہ اب مَیں نے اس کو مارا ہے، سر پھٹ گیا، بیہوش پڑا ہے تم جا کر اس کو باندھ دو اور اُس کا سر کاٹ کے قلعے کے نیچے پھینک دو تا کہ یہودی مرعوب ہو جائیں۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اور یہ کام بھی حضرت صفیہؓ کو ہی کرنا پڑا۔ اس طرح پھر یہودیوں کو اس طرف سے حملے کی جرأت نہیں ہوئی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جزء 8 صفحہ 214، کتاب النساء حرف الصاد المھملۃ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن جب لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دُور ہو گئے تو میں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت اُمّ سُلیمؓ کو دیکھا کہ یہ دونوں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے کپڑے سمیٹے ہوئے تھیں اور میں ان کے پاؤں دیکھ رہا تھا کہ پانی کی مشکیں اٹھائے ہوئے لا رہی تھیں اور ان لوگوں کو یعنی زخمیوں کو پلا رہی تھیں اور لوٹ جاتیں اور پھر اَور مشکیں بھر کر لاتیں اور اُن کو پلانے لگتیں۔ تو اس طرح یہ خواتین بھی جنگ کے دنوں میں خدمات کیا کرتی تھیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب غزوۃ النساء وقتالھن مع الرجال حدیث 2880)

ایک روایت حضرت مصلح موعود اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ماں کے لئے سب سے بڑی قربانی بچے کی ہوتی ہے مگر میں اس کے لئے بھی ایک عورت کی مثال پیش کرتا ہوں جو پہلے شدید کافرہ تھی۔ ایرانیوں کے ساتھ ایک جنگ میں مسلمانوں کو سخت شکست ہوئی۔ وہ اس کا ازالہ کرنے کے لئے، شکست کا بدلہ لینے کے لئے پھر جمع ہوئے۔ مگر پھر ایرانی کثرت تعداد اور جو جنگ کا ساز و سامان تھا اُس کی وجہ سے غالب ہوتے نظر آ رہے تھے۔ ہاتھیوں کے ریلے کا مقابلہ بھی ان سے مشکل سے ہوتا تھا چنانچہ آخری دن کی جنگ میں بہت سے صحابہ مارے گئے۔ آخر مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ اگلے روز آخری فیصلہ کُن جنگ کی جائے تو خنساء نامی ایک عورت جو بڑی شاعرہ اور ادیب گزری ہے، اس کے چار بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلایا اور کہا: میرے بچو! میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ تمہارا باپ جواری تھا۔ میں نے چار دفعہ اپنے بھائی کی جائیداد تقسیم کرا کرا سے دی مگر اس نے چاروں دفعہ جوئے میں برباد کر دی۔ گویا نہ صرف یہ کہ اپنی جائیداد دی بلکہ میرے بھائی کی جائیداد بھی لٹا گیا۔ مگر اس کے باوجود اس کی موت کے بعد میں نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اور اس کے خاندان کو بٹہ نہیں لگایا اور بڑی محنت سے تم لوگوں کی پرورش کی۔ آج اس حق کو یاد کرا کر میں تم سے مطالبہ کرتی ہوں یا تو تم جنگ میں فتح حاصل کر کے آنا یا مارے جانا، ناکامی کی حالت میں مجھے واپس آ کر منہ نہ دکھانا ورنہ میں تمہیں اپنا یہ حق نہ بخشوں گی۔ اس جنگ کی تفصیل ایسی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہر مسلمان اپنی جان کو میدانِ جنگ میں اس طرح پھینک رہا تھا جس طرح کھیل کے میدان میں فُٹ بال پھینکا جاتا ہے۔ عین دوپہر کے وقت جب معرکۂ جنگ نہایت شدت سے ہو رہا تھا تو خنساء آئیں اور انہوں نے دیکھا کہ اس معرکے سے بہادروں کا واپس آنا مشکل ہے۔ انہوں نے اس وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے خدا! میں نے اپنے بچے دین کے لئے قربان کر دیئے ہیں، اب تُو ہی ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جنگ فتح ہو گئی اور ان کے بچے بھی زندہ واپس آ گئے۔

پھر ایک واقعہ کا ذکر اس طرح ہے۔ ہندہ کی مثال ہے۔ اُن کے خاوند ابوسفیان نے بیس سال تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور فتح مکہ پر مسلمان ہوئے تو ہندہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شدید بغض رکھتی تھیں۔ جنگ اُحد میں حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد انہوں نے ہی ان کے ناک اور کان کٹوائے تھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ ان کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ اُحد کی جنگ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا اور اس طرح مسلمان شہداء کی لاشیں کفار کے رحم و کرم پر تھیں۔ حضرت حمزہؓ نے ایک خاص آدمی کو مارا تھا تو اُس وقت ہندہ نے جیسا کہ میں نے کہا، ان کی لاش کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا۔ اس کا مُثلہ کروایا تھا۔ وہ اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی خطرناک دشمن تھیں۔ فتح مکہ کے بعد وہ اور ان کے خاوند ابوسفیان بھی جب ایمان لائے اور ان کے لڑکے حضرت معاویہ بھی ایمان لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے اُن کی کایا پلٹ دی۔ پھر وہ لوگ اسلام کے لئے لڑے اور اسلام کی بڑی خدمت کی۔ تو کہتے ہیں کہ ایک جنگ کے موقعہ پر ہرقل کی فوجوں کے سامنے سخت معرکہ درپیش تھا۔ مسلمانوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ساٹھ ہزار تھی اور دشمن کی تعداد دس لاکھ بعض نے لکھی ہے اور بعض عیسائی مؤرخین نے تین چار لاکھ بھی لکھی ہے۔ تو بہرحال مسلمانوں سے کم از کم پانچ چھ گناہ زیادہ تعداد تھی۔ تو ایک دفعہ دشمن کی طرف سے ایسا سخت حملہ ہوا کہ مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ ہندہ نے جو اپنے خیمے میں تھیں، جب غبار اٹھتا دیکھا۔ جب پیچھے ہٹ رہے تھے مٹی اٹھتی دیکھی تو کسی سے پوچھا کہ یہ کیسا غبار ہے؟ تو اُس نے بتایا کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی ہے، وہ پسپا ہو رہے ہیں۔ ہندہ نے عورتوں سے کہا کہ اگر مردوں نے شکست کھائی ہے اور اسلام کے نام کو بٹہ لگایا ہے تو آؤ ہم مقابلہ کریں۔ عورتوں نے اُن سے دریافت کیا کہ ہم کس طرح مقابلہ کر سکتی ہیں؟ انہوں نے کہا ہم مسلمانوں کے گھوڑوں کو ڈنڈے ماریں گی اور کہیں گی تم نے پیٹھ دکھائی ہے تو اب ہم آگے جاتی ہیں۔ اُس وقت ابوسفیان اور دوسرے صحابہ واپس آ رہے تھے کیونکہ ریلا بہت سخت تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ ہندہ آگے آئیں اور اُن کے گھوڑوں کو ڈنڈے مارنے شروع کر دیئے۔ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا تم تو کفر کی حالت میں بھی اپنی بہادری کی بہت شیخیاں مارا کرتے تھے۔ مگر اب مسلمان ہو کر اس قدر بزدلی دکھا رہے ہو حالانکہ اسلام میں تو شہادت کی موت زندگی ہے۔ اس پر ابوسفیان نے مسلمانوں سے کہا کہ واپس چلو، ہندہ کے ڈنڈے دشمن کی تلوار سے زیادہ سخت ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے پھر حملہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے پھر ان کو فتح عطا فرمائی۔

(ماخوذ از الفضل قادیان 29 نومبر 1934ء)

تو یہ ایک عورت تھی جس نے اس جنگ کی کایا پلٹوائی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے عہدِ خلافت میں یرموک کی ہولناک لڑائی پیش آئی تو شوقِ جہاد نے حضرت اسماءؓ کو گھر نہ بیٹھنے دیا۔ وہ اپنے اہلِ خاندان کے ہمراہ اس لڑائی میں شریک ہوئیں اور بڑی ثابت قدمی سے دادِ شجاعت دی۔ ایک موقع پر عیسائی مسلمانوں کو دباتے دباتے عورتوں کے خیموں تک آ پہنچے۔ جنگ ہو رہی تھی، عیسائی فوج زیادہ تھی انہوں نے اتنا سخت حملہ کیا کہ مسلمان پیچھے ہٹتے ہٹتے عورتوں کے خیموں تک آ گئے۔ حضرت اسماء اور دوسری دخترانِ اسلام جو وہاں بیٹھی تھیں، انہوں نے خیموں کی چوبیں اتار لیں۔ لکڑیاں جو تھیں، بانس لگے ہوئے تھے وہ اتار لیے اور دشمنوں پر پل پڑیں اور ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اس لڑائی میں حضرت اسماء نے تنہا اپنی لکڑی سے نو رومیوں کو قتل کیا۔ (تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 399، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

پھر حضرت ازدۃؓ بنت حارث کے متعلق آتا ہے جو ایک صحابی سیدنا حضرت عتبہ بن غزوان کی اہلیہ تھیں کہ انہوں نے عراق اور عرب کے کئی معرکوں میں اپنے شوہر کے ساتھ مجاہدانہ شرکت کی۔ روایت میں لکھا ہے کہ دریائے دجلہ کے قریب اہلِ میسان اور مسلمانوں کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی۔ اسلامی لشکر کے سپہ سالار حضرت مغیرہ عورتوں کو میدانِ جنگ سے بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ جس وقت دونوں فوجوں میں گھمسان کی جنگ جاری تھی ازدۃ نے عورتوں سے کہا: اس وقت اگر ہم مسلمانوں کی مدد کریں تو نہایت مناسب تھا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنے دوپٹے کا ایک بڑا علم بنایا، دوپٹے سے جھنڈا بنایا۔ اور دوسری خواتین نے بھی اپنے اپنے دوپٹوں سے چھوٹے چھوٹے جھنڈے بنا لئے۔ پھر یہ سب اپنے جھنڈے لہراتی ہوئیں، جنگ کا جو موقعہ تھا اس کے قریب پہنچ گئیں اور اہلِ میسان نے جو مسلمانوں کے مخالفین اور دشمن تھے انہوں نے سمجھا کہ مسلمانوں کے لئے کوئی نئی مدد آ گئی ہے اور تازہ دم فوج آ گئی ہے۔ اُن کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ میدانِ جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 457)

تو یہ تھی اس وقت عورتوں کی حاضر دماغی اور بہادری اور جرأت کہ کس طرح انہوں نے مردوں کی مدد کی اور جنگ کی کایا پلٹ دی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122441 میں نمرہ انمول

بنت مشکور احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Malair Coloney Karachi ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نمرہ انمول گواہ شد نمبر 1۔ مسعود احمد ولد مشکور احمد گواہ شد نمبر 2۔ محمود احمد ولد مشکور احمد

مسل نمبر 122442 میں عطیۃ الرحمٰن

بنت بشارت علی بھٹی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مئی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عطیۃ الرحمٰن گواہ شد نمبر 1۔ بشارت علی بھٹی ولد نذیر حسین مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 122443 میں سنبل محبوب

زوجہ عبدالرحمٰن قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Modal Coloney Karachi ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 1 تولہ 57 ہزار 900 روپے (2) حق مہر 80 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سنبل محبوب گواہ شد نمبر 1۔ محبوب احمد ولد یعقوب احمد گواہ شد نمبر 2۔ منیر احمد ولد چوہدری منظور احمد

مسل نمبر 122444 میں شہنیلا حفیظ

زوجہ عرفان احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 8 تولہ 2 لاکھ 80 ہزار روپے (2) حق مہر 30 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شہنیلا حفیظ گواہ شد نمبر 1۔ عرفان احمد ولد حمید اللہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ

مسل نمبر 122445 میں عمر رضا

ولد بشیر احمد قوم کشمیری پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 فروری 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر رضا گواہ شد نمبر 1۔ عرفان احمد باجوہ ولد حمید اللہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 122446 میں شیخ وجاہت احمد

ولد شیخ شفاعت احمد ناصر قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Model Coloney Karachi ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شیخ وجاہت احمد گواہ شد نمبر 1۔ شیخ شفاعت احمد ناصر ولد شیخ بشارت احمد ضیاء گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 122447 میں منیب احمد

ولد حنیف احمد علیم قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منیب احمد گواہ شد نمبر 1۔ حنیف احمد علیم ولد محمد حنیف نعیم گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 122448 میں اعزاز احمد الطاف

ولد امتیاز حسین شاہد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Malair Coloney Karachi ضلع وملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعزاز احمد الطاف گواہ شد نمبر 1۔ امتیاز حسین شاہد ولد اشفاق حسین گواہ شد نمبر 2۔ عمران حسین ولد شہادت حسین مرحوم

مسل نمبر 122449 میں صائمہ لقمان

زوجہ لقمان احمد قمر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dharki ضلع وملک Ghotki Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 14 ہزار 300 روپے (2) حق مہر 60 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ لقمان گواہ شد نمبر 1۔ گلزار احمد شاہد ولد چوہدری بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ لقمان احمد قمر ولد گلزار احمد شاہد

مسل نمبر 122450 میں طاہر احمد

ولد ظہیر الدین بابر قوم ..... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Shah Taj Suger Milz ضلع و ملک Mandi Bahauddin,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد گواہ شد نمبر 1۔ ظہیر الدین بابر ولد محمد مقصود گواہ شد نمبر 2۔ شاہد احمد طور ولد مبارک احمد

مسل نمبر 122451 میں Danial Wadood

ولد Shulam Mustafa قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mahdiabad ضلع وملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400 یورو ماہوار بصورت Part Tim مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Danial Wadood گواہ شد نمبر 1۔ Ghulam Mustafa Wadood S/o Abdul Hayee گواہ شد نمبر 2۔ Hazqeel Wadood S/o Ghulam Mustafa Wadood

مسل نمبر 122452 میں انیب بیگ

ولد طارق ظہیر بیگ مرحوم قوم ..... پیشہ مکینک عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Limburg ضلع وملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1200 یورو ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انیب بیگ گواہ شد نمبر 1۔ محمد اکبر بیگ ولد بشیر احمد بیگ مرحوم گواہ شد نمبر 2 سعادت احمد خالد ولد ڈاکٹر غلام محمد حق مرحوم

مسل نمبر 122453 میں Shoib Ahmed

ولد Masood Ahmed قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Koblenz ضلع وملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 600 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Shoib Ahmed گواہ شد نمبر 1۔ ناصر احمد بشیر ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ ابرار احمد

☆.........☆.........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ بشریٰ رانا صاحبہ بنت مکرم رانا مبارک احمد خاں صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم راجہ مدثر رحمٰن صاحب اور مکرمہ انیلہ رحمٰن صاحبہ لندن کو مورخہ 22 نومبر 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امائمہ رحمان نام عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو وقف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق دے، خاندان اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب سڈنی آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب اسماعیلہ کھاریاں ضلع گجرات مقیم آسٹریلیا بعمر 95 سال چند ہفتہ قبل گر گئی تھیں اور کولہے کے کامیاب آپریشن کے بعد ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں۔ تاہم چلنے پھرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رانا عزیز احمد خاں صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رانا عزیز احمد صاحب مرحوم گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ حالت قابل فکر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حافظ وقاص نعیم باجوہ صاحب آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم محمد تقی باجوہ صاحب جرمنی کے ٹانسلز کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ظہیر الدین بابر صاحب کینیڈا اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری حمید الدین اختر صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ابن مکرم چوہدری الیاس الدین صاحب مرحوم بہلول پور ضلع ننکانہ صاحب مورخہ 14 فروری 2016ء کو بعمر تقریباً 84 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 15 فروری کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ماسٹر احمد علی صاحب (ر) ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم مکرم ناصر الدین صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید ربوہ کے چھوٹے بھائی، مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے داماد اور مکرم منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر ضلع اسلام آباد کے ماموں تھے۔ آپ 12 سال بطور صدر محلہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اور 5 سال تک بطور ممبر مصالحتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ ایک شفیق، ملنسار، مہمان نواز، بااصول، پنجوقتہ نمازی، التزام کے ساتھ تہجد ادا کرنے والے، ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، سچے کھرے اور دبنگ احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ، خاکسار کے علاوہ دو بیٹے مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب ناروے، مکرم سفیر الدین منصور صاحب ناروے، پانچ بیٹیاں مکرمہ قانتہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد ندیم صاحب کینیڈا، مکرمہ شازیہ ربی صاحبہ اہلیہ مکرم نعمت اللہ ربی صاحب لاہور، مکرمہ طیبہ زاہد صاحبہ اہلیہ مکرم زاہد احمد صاحب اسلام آباد، مکرمہ رافعہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم شوکت اللہ چوہدری صاحب ربوہ اور مکرمہ ہما افرام صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالافرام صاحب کینیڈا چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ہمیں ان کے نیک اعمال اور ان کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے پنجاب اوقاف آرگنائزیشن، مائنز اینڈ منرلز ڈیپارٹمنٹ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں: www.ppsc.gop.pk

چیف انجینئر (ہائیڈرل) نارتھ، واپڈا وارسک کے ایڈمنسٹریٹو کنٹرول میں اسسٹنٹ لائن مین، پمپ آپریٹر، الیکٹریشن (سول)، ٹیلی فون اٹینڈنٹ، بس کنڈکٹر، ہیلپر (سول)، ہیلپر (سٹور) اور پمپ آپریٹر (سول) کی خالی آسامیوں پر ایک سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر موزوں امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

اسلام آباد کیپیٹل ٹیریٹری پولیس (ریپڈ رسپانس فورس) کو اے ایس آئیز، کانسٹیبل، ڈرائیور کانسٹیبلز، اسسٹنٹ، سٹینو ٹائپسٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر، یوڈی سی اور ایل ڈی سی کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و درخواست فارم حاصل کرنے کیلئے وزٹ کریں: www.nts.org.pk

گورے فوڈز کو مینیجرز، آفیسرز، کیمسٹ، مائیکروبیالوجسٹ، انجینئرز، الیکٹریشن، سٹور کیپرز، آپریٹرز، مکینکس، ڈرائیورز، سیکیورٹی گارڈز اور سیکیورٹی سپروائزرز کی ضرورت ہے۔

الخوارزمی انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس اور سنٹر فار انرجی ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ نیوٹیک کے تعاون سے میٹرک/انٹر پاس افراد کیلئے سولر فوٹو وولٹک ٹریننگ، رینیوایبل انرجی ٹیکنالوجیز ٹریننگ، ٹیلی کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز ٹریننگ (Huawei) اور نیٹ ورکنگ ٹیکنالوجیز (Huawei) کے 6 ماہ کے شارٹ کورسز کا آغاز کر رہا ہے۔ دوران کورس 2 ہزار روپے ماہوار وظیفہ ادارہ کی جانب سے دیا جائے گا۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں:

www.navttc.org

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 21 فروری 2016ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 فروری 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم حامد الدین صاحب

مکرم حامد الدین صاحب آف کرائیڈن ابن مکرم صلاح الدین صاحب مورخہ 30 جنوری 2016ء کو بعارضہ کینسر 25 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے دادا مکرم ماسٹر لال دین صاحب کا تعلق قادیان سے تھا۔ آپ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھے۔ بہت ملنسار، دیندار اور نیک نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب

مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ جرمنی مورخہ 4 جنوری 2016ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ آپ 1970ء کی دہائی میں جرمنی آئے تھے۔ اس سے قبل ربوہ میں مختلف سکولوں کے انچارج اور ہیڈ ماسٹر رہے۔ آپ کا شمار جماعت جرمنی کے ابتدائی ممبران میں ہوتا ہے۔ آپ کو جرمنی کے پہلے افسر جلسہ سالانہ ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ لمبا عرصہ فرینکفرٹ سٹی کے صدر اور بعد میں امیر رہے۔ آپ کو چند سال صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ مالی قربانی میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔ 1/9 حصہ کے موصی تھے۔ آپ لمبا عرصہ بیمار رہے لیکن تمام عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت مشفق، ہر ایک کی مدد کرنے والے، سچے اور صاف دل کے مالک، ایماندار، خاموش طبع، نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت کے وفادار اور خلافت سے عشق کی حد تک پیار کرنے والے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ناصر احمد ناصر صاحب

مکرم ناصر احمد ناصر صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ 17 جنوری 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنی جماعت میں سیکرٹری مال کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بہن اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل اینڈ کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

ڈرمیکسو اینڈ ڈرمو کیور کریم
داغ دھبے، چھائیاں، کیل، کیڑا کاٹ جائے، جلد جل جائے
نیز پھلبہری کے آغاز میں بھی مفید
قیمت -/40 روپے
-/20 روپے
طبیبوں کو خصوصی رعایت
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ رابطہ: 0333-6568240

ایم ٹی اے کے پروگرام

2 مارچ 2016ء

12:25 am	خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	The Bigger Picture Live
2:15 am	آؤ اردو سیکھیں
2:30 am	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
3:00 am	فیتھ میٹرز
3:55 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس مجموعہ اشتہارات
5:40 am	یسرنا القرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	آؤ اردو سیکھیں
7:45 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
8:40 am	سٹوری ٹائم
9:05 am	نور مصطفویؐ
9:25 am	آسٹریلین سروس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	انصار اللہ یوکے اجتماع 7۔اکتوبر 2012ء
1:30 pm	(-) کوئیز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 2۔اپریل 2010ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	انصار اللہ یوکے اجتماع

لائپ سکر ڈویچے شپراخ انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
لاہور اور کراچی ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
یکم مارچ سے کلاسز کا آغاز۔ ہوم ٹیوشن کی سہولت موجود ہے
نیز انگلش اور فرنچ زبان کا مکمل کورس کروایا جاتا ہے۔
برائے رابطہ: اخلاص احمد۔ طاہر آباد جنوبی ربوہ
0333-8368719

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری نعیم اللہ باجوہ صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر کرنل (ر) محمد الطاف الرحمٰن صاحب دو تین ہفتوں سے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے زیر علاج ہیں دوران علاج ہی دوسرا اٹیک ہوا ہے۔ مورخہ 27 فروری کو بائی پاس متوقع ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب فرمائے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ نقدی

❁ مکرم محمد عمر فاروق صاحب مربی سلسلہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ دارالنصر سے دارالیمن جاتے ہوئے کچھ نقدی کہیں گر گئی ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو اس نمبر پر اطلاع کردیں۔ 0331-7796298

بازیافتہ موبائل

❁ ایک دوست کو اقصیٰ روڈ پھاٹک کے قریب سے ایک عدد فون ملا ہے جو کہ دفتر صدر عمومی میں جمع ہے۔ جس دوست کا ہو وہ دفتر صدر عمومی شعبہ جنرل سیکرٹری میں نشانی بتا کر وصول کر سکتے ہیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

گمشدہ موبائل

❁ مکرم عبدالمالک صاحب کارکن نظامت جائیداد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا موبائل سیٹ ماڈل HTC One سلور کلر مورخہ 20 فروری 2016ء کو دارالصدر سے نصیر آباد جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو خاکسار کو ان فون نمبرز پر اطلاع کردیں۔

0332-6713949, 0334-1423836

گمشدہ اشیاء

❁ مکرم جاوید احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ 2 عدد سونے کی بالیاں اور ایک انگوٹھی دارالعلوم سے بازار جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہیں۔ جن صاحب کو ملیں وہ اس فون 0302-7130059 پر اطلاع دیں۔

اٹھوال فیبرکس
بوتیک ہی بوتیک۔ لان ہی لان
سیل۔ سیل۔ سیل چیلنج ریٹ پر
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔ اے)
سراج مارکیٹ ربوہ : 0476-211510, 0344-7801578

کریسنٹ فیبرکس
موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل
سیل۔ سیل۔ سیل
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
امپورٹڈ بیڈ شیٹس نیز تمام جن کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
0300-4024160, Rabwah

سیل سیل سیل
لوٹ سیل لیڈیز اور بچگانہ
بچگانہ جوتے -/200 روپے میں
لیڈیز جوتے -/300 روپے میں
مورخہ 26 فروری بروز جمعہ
مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر: 0323-4242399, 0300-4242399, 047-6215344
Email:aqomer@hotmail.com

وردہ فیبرکس فیشن 2016ء کے ساتھ
لان ہی لان
موسم نے لی انگڑائی۔ لان وردہ پر نئی آئی
ہمارے ہاں تمام لان فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔

خالد ہسپتال ڈائیگنوسٹک سنٹر
✪ ماہر پیتھالوجسٹ کی زیر نگرانی جدید کلینیکل لیبارٹری (مستحقین کیلئے رعایت کی سہولت کے ساتھ)
✪ الٹراساؤنڈ ماہر کی زیر نگرانی جدید کلرڈ اپلر الٹراساؤنڈ (دوران ماہ فروری سپیشل ڈسکاؤنٹ)
✪ سپیشلسٹ ماہر پلاسٹک سرجن کا کنسلٹنٹ کلینک اور مائنیز (Minor) سرجری کی سہولت
✪ ہیئر ٹرانسپلانٹیشن جیسے جدید اور منفرد آپریشن ✪ میڈیکل ہیماٹالوجی اینڈ سائیکیٹری کلینک
✪ ای۔ سی۔ جی۔ ایمرجنسی اور ان ڈور کی سہولیات ✪ الٹراساؤنڈ کیلئے وقت لے کر تشریف لائیں۔
اوقات کار: صبح 9 بجے تا رات 9 بجے (اپنی سہولت کیلئے وقت لے کر تشریف لائیں)
ڈاکٹرز پینل: ڈاکٹر طاہر محمود منہاس، ڈاکٹر محمد خالد اقبال، ڈاکٹر محمد عامر خان، ڈاکٹر عبدالقیوم ملک
047-6212777, 03327073101
Email:draamir208@hotmail.com
9/10 رحمت بازار نزد ریلوے سٹیشن ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 26 فروری

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:06
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	13 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 فروری 2016ء

6:30 am	بیت خدیجہ استقبالیہ تقریب 16 ستمبر 2008ء
8:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ بھارت 24 نومبر 2008ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 26 فروری 2016ء

خوشخبری
اب آپ کے شہر میں جدید نوعیت کا شادی ہال وینس کمپلیکس راجیکی روڈ معیار اور مقدار کی ضمانت بکنگ کیلئے رابطہ کریں۔
نشیمن ٹینٹ سروس
چوہدری وسیم احمد
0333-6714312
0331-7723249, 047-6215277

بیرون ملک پارسل منگوائیں
لیڈیز سوٹ S تا XXLL گرلز سوٹ 14 تا 40 سائز
جینس ویسکوٹ، شلوار قمیض اعلیٰ کوالٹی
رینبو فیشن
Watsapp Viber 0342-7562420
PH:047-6214377
(skype) UsmanAhmad816

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
13 مارچ سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FR-10